Semester II CC-7

Abdullah Bin Muqaffa (724AD-759AD)

(۱۰۶-۱۴۲ھ)

عبداللہ بن مقفع ایرانی نسل کا آدمی تھا لیکن اس نے عرب میں
پرورش پائی تقریباً اور بصرہ میں امیروں کے بچوں کی طرح پرورش پائی
اسکا باپ دازویہ آتش پرست تھا۔ جو حجاج بن یوسف کی طرف
سے ایران کا لگان وصول کرنے پر مقرر تھا۔ شاہی رقم میں کچھ غبن
کرنے کی وجہ سے حجاج نے اسے اتنا مارا کہ اسکا ہاتھ ٹیڑھا ہوگیا اور
اسی وجہ سے اسکا لقب مقفع یعنی ٹیڑھے میڑھے ہاتھ والا پڑگیا۔

ابن المقفع کی تربیت بچپن سے ہی اسلامی طریقہ
پر ہوئی۔ روزگار کی طرف سے بے فکری نے اسے تعلیم کا عاشق
بنا دیا۔ وہ دور عباسی میں عیسی بن علی منصور کے چچانے اسے اپنا
سکریٹری مقرر کیا اور انہیں کے ہاتھ پر وہ بعد میں اسلام لایا۔
مسلمان ہونے کے بعد اسکا نام عبداللہ اور کنیت ابو محمد
رکھی گئی اس سے قبل اسکا نام روزبہ تھا۔ وہ حکومت
وقت کے مختلف عہدوں پر قائم رہا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ

دنیاوی نفع کی خاطر اسلام لایا تھا۔ اس پر قرآن کا مقابلہ کرنے

ملحدوں کا فروں کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کی وجہ سے اس پر

کفر کا الزام لگایا گیا۔ اسی جرم میں اسے آگ میں جلا کر مار

ڈالا گیا۔ اس وقت اسکی عمر ۳۶ برس تھی۔

ابن المقفع نہایت ذہین خوش گفتار اور عربی

و فارسی کا جید عالم تھا۔ زبان کی بلاغت قلم کے زور اور ترجمہ

کی روانی اور عمدگی نئے نئے معنی اور مضامین کی ایجاد اور انوکھے

کردار کرنے میں وہ سب سے آگے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ صحابہ

کے بعد عربوں میں خلیل اور عجمیوں میں ابن المقفع سے زیادہ ذہین

کوئی نہیں تھا ایک مرتبہ ان دونوں دوستوں کی پہلی ملاقات

ملی تھی اور یہ تین دن تک آپس میں گفتگو کرنے کے بعد جدا

ہوگئے تو خلیل سے عبداللہ کے بارے میں پوچھا گیا تو اسنے

کہا اسکا علم اسکی عقل سے بہت زیادہ ہے اور

عبداللہ سے خلیل کے بارے میں پوچھا گیا تو اسنے کہا وہ علم

و ادب سے پوری طرح آراستہ ہے۔ لیکن اسکی عقل اسکے علم سے

بہت زیادہ ہے۔

Scanned with CamScanner

عبداللہ اپنے دور کے پہلے طبقہ کے انشاء پردازوں کا

سردار ہے۔ اس نے انشاء پردازی میں فارسی و عربی کے

اسلوب سے ایک جداگانہ اسلوب ایجاد کیا جو اسی کے

نام سے پہچانا جاتا ہے

"الادب الصغیر" عبداللہ بن مقفع کے نثری

نمونے میں سے ایک نمونہ کی نمائندگی کرتا ہے اسی طرح کی

ایک دوسری اس کی کتاب "الادب الکبیر" بھی ہے۔

"الادب الصغیر" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ بن مقفع

یونانی ثقافت سے گہرا تعلق رکھتا تھا۔ اس نے عربی کی مضبوطی

مضبوطی کے بعد جو نمونہ پیش کئے ہیں اس میں یونانی ثقافت

کا اثر نمایاں طور پر معلوم ہوتا ہے اور اس قسم کے ادبی نمونے

یونانی عہد میں اسکندر کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ اس نے "ادب الصغیر"

میں مختصر نویسی کی خصوصیات کو اپنایا ہے اور اپنے اسلوب میں

عبارت کی نئی رنگی الفاظ میں ہم آہنگی، سہل پسندی معنی کے

زیادہ اہتمام کو اختیار کیا ہے۔ لیکن کبھی کبھی ایسا معلوم

ہوتا ہے کہ مختصر نویسی کو اپنانے میں عربی زبان و ادب کو پورے

طور پر ادا نہیں کر پائے ہیں۔

Scanned with CamScanner